UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Advanced Subsidiary Level

URDU LANGUAGE **8686/02**

Paper 2 Reading and Writing **May/June 2010**

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

9402813824

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.
Write your answers in **Urdu**.
Dictionaries are **not** permitted.
You should keep to any word limit given in the questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایتوں پر عمل کریں۔
جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔
اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔
لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔
اپنے جوابات اردو ہی میں لکھیں۔
آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **5** printed pages and **3** blank pages.

DC (LEO/TL) 28736
© UCLES 2010
UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE International Examinations

[Turn over

WWW.XTREMEPAPERS.NET

Section 1

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

اے لیول کے اکثر طلبا کی طرح میں انٹرنیٹ پر غیر ملکی تعلیمی اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا کہ دفعتاً میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اعلیٰ تعلیم کی غرض سے بیرونی ممالک جانے والے طلبا وہاں مستقل قیام کا فیصلہ کرتے وقت آخر اپنے وطن کو کیوں فراموش کر دیتے ہیں؟ ہمارا ملک اپنے اس قیمتی اثاثے سے کیوں محروم ہوتا جا رہا ہے؟ ان خیالات نے مجھے یہ احساس دلایا کہ ہمارا ملک ایک سنگین مسئلے سے دوچار ہے۔ اور یہ مسئلہ ہے وطن عزیز سے ذہین اور ہنرمند افراد کی ہجرت۔ اس کے اثرات فوری طور پر تو ظاہر نہیں ہوں گے مگر مستقبل میں یہ ملک کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

کسی ملک سے تعلیم یافتہ، پیشہ ور اور فنّی مہارت کے حامل افراد کا ایک بڑی تعداد میں اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں جا کر آباد ہو جانا ذہین اور ہنرمند افراد کی ہجرت ہے۔ اور یہ ہجرت عموماً بہتر آمدنی، اعلیٰ معیارِ زندگی، اپنے خاندان کے لیے بہتر مستقبل کی ضمانت یا اپنے وطن میں ترقی کے مواقع کی کمی اور سیاسی طور پر غیر یقینی صورتِ حال کی وجہ سے عمل میں آتی ہے۔ یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ عموماً ترقی پذیر ممالک کے افراد ہی اپنا وطن چھوڑ کر دوسرے ممالک کا رُخ کیا کرتے ہیں۔ ایسا کرنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے وطن کی مٹّی کا اُن پر کچھ قرض بھی ہوتا ہے جس کی ادائیگی ان کا اخلاقی فرض ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کے مادر وطن کو اس ہجرت کی بڑی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس لیے کہ ایسا کرنے والے اپنی ذہانت اور صلاحیت بھی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور اس کا فائدہ ایک ایسے ملک کو پہنچتا ہے جس ملک کا ان افراد کی تعلیم و تربیت میں کوئی کردار نہیں ہوتا۔

گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے ذہین اور ہنرمند افراد کی ہجرت میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق پچھلے چند سالوں میں تین ہزار سے زیادہ افراد دوسرے ممالک میں منتقل ہو چکے ہیں۔ چونکہ بہت سے لوگ مستقل ہجرت کے ارادے سے ملک نہیں چھوڑتے اس لیے ان کی صحیح تعداد کا تعین کرنا ناممکن ہوگا۔

یونورسٹیوں اور کالجوں کے فارغ التّحصیل طلباء کو اپنے پیشے سے متعلق اپنے وطن میں مواقع بالکل نظر نہیں آتے اس لیے یہ قسمت آزمائی کے لیے کسی دوسرے ملک میں جانے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مغرب کی پُرکشش طرزِ زندگی کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ ان کی ہجرت کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ انہیں بہتر معیارِ زندگی کی پیش کش کی جاتی ہے بلکہ ان میں جذبہء حُبّ الوطنی کا فقدان ہوتا ہے اور انہیں اپنے وطن کی تہذیب و ثقافت اور رہن سہن کے انداز میں کوئی جاذبیت نظر نہیں آتی اور ان میں سے کچھ لوگ ملک کی سیاسی اور معاشی طور پر غیر یقینی صورتِ حال سے تنگ آ کر ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

© UCLES 2010

WWW.XTREMEPAPERS.NET

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہوں۔

دفعتاً ۔ سنگین ۔ کردار ۔ تعیّن ۔ جاذبیت

[5]

۲۔ مندرجہ ذیل فقروں کے ہم معنی فقرے عبارت سے نکال کر لکھیے۔

سامنے نہیں آئیں گے ۔ ناقابلِ اعتبار حالات ۔
دوسرے ملکوں میں چلے جاتے ہیں ۔ ہار مان لیتے ہیں ۔ وطن سے محبّت ۔

[5]

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔
[ہر سوال کے بعد دیے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں۔]

(کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس)

ا: تعلیم کی غرض سے بیرونِ ملک جانے والے طلباء کے بارے میں مصنّف کے کیا خیالات ہیں؟ [2]

ب: قیمتی اثاثے سے محروم ہو جانے سے مصنّف کی کیا مراد ہے؟ [3]

ج: دوسرے پیراگراف میں '' قرض'' اور '' اخلاقی فرض'' کی اپنی رائے کے مطابق وضاحت کیجیے۔ [4]

د: سرکاری رپورٹ پر کس حد تک اعتماد کیا جا سکتا ہے اور کیوں؟ [2]

ر: مصنّف نے کِن لوگوں کو خاص طور پر اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور کیوں؟ [4]

[Total: 15 + 5 = 20 marks]

WWW.XTREMEPAPERS.NET

Section 2

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

تعلیم یافتہ اور ہنر مند افراد کی ہجرت کے حامیوں کا یہ کہنا ہے کہ جو طلبا دوسرے ممالک میں تعلیم کی غرض سے جاتے ہیں وہ دراصل ہجرت کی نیت سے اپنا وطن نہیں چھوڑتے۔ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن واپس آ کر اپنے ملک کی ترقی میں حصّہ لینا چاہتے ہیں۔ مگر وہاں جا کر وہ اپنی تعلیم میں اس قدر محو ہو جاتے ہیں کہ انہیں اپنے وطن کو یاد کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا۔ اپنے گھر والوں سے ان کا رابطہ بھی بس واجبی سا رہ جاتا ہے۔ نتیجتاً وہاں کے ماحول میں وہ گم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک میں رہائش اور روزمرّہ کے اخراجات اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ وہ طلبا چھٹیوں کے دوران اپنے گھر والوں سے ملاقات کے لیے ہوائی جہاز کا ٹکٹ بھی نہیں خرید پاتے۔ پاکستانی ایئر لائین بھی ان طلبا کو کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں فراہم کرتی۔ مجبوراً اسی ملک میں رہ کر چھٹیوں کے دوران انہیں کوئی جز وقتی ملازمت تلاش کرنی پڑ جاتی ہے۔

مانا کہ بیرونی ممالک میں مستقل سکونت اختیار کرنے والے اس بات میں حق بجانب ہیں کہ اس کی وجہ سے انہیں ذاتی طور پر تو بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں مگر اس بات کا انہیں احساس نہیں ہوتا کہ ان کے چلے جانے کے بعد ان کا وطن کن مسائل سے دوچار ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ملک کی تربیت یافتہ افرادی قوّت باہر چلی جاتی ہے بلکہ ملک ایسے افراد سے محروم ہو جاتا ہے جو اس کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تربیت یافتہ افراد کی کمی ملک کی ترقی میں مانع ہوتی ہے اور ملک اپنے مقاصد حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹروں اور اساتذہ کی کمی مستقبل میں ہسپتالوں اور اسکولوں میں کمی کا باعث ہوگی۔

ذہین اور ہنر مند افراد کی ہجرت میں کمی کرنے کے لیے انتہائی سنجیدگی سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم یافتہ افراد کو اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے کہ انہیں ملازمت ذاتی تعلقات یا سفارشات کے بجائے ان کی صلاحیتوں کی بنیاد پر دی جائے گی۔ ان کی کارکردگی اور صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ ان کے ذہنوں میں ملکی نظام کے بارے میں موجود بے چینی کا ازالہ کیا جا سکے۔ ان افراد پر یہ شرط لگا دی جائے کہ انہیں اپنے وطن میں ایک مخصوص عرصہ تک کام کرنے کے بعد ہی کسی دوسرے ملک میں جانے کی اجازت دی جائے گی تاکہ وہ اپنے ملک کا قرض کچھ تو ادا کر دیں۔ یونیورسٹیوں کے معیار کو بڑھایا جائے تاکہ طلبا کو دوسرے ملکوں میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

بیرونی ممالک میں پاکستان کے سفارت خانوں کو ان ملکوں میں موجود پاکستانی طلبا کی صحیح تعداد کے بارے میں علم ہونا چاہیے تاکہ وہ انہیں اپنے وطن میں ہونے والے ترقیاتی منصوبوں سے باخبر رکھ سکیں۔ اس کے علاوہ ان افراد کے دلوں میں جذبہء حُب الوطنی کو بیدار کریں تاکہ یہ طلبا اپنے ملک کی تہذیب اور ثقافت کی قدر کرنا سیکھیں۔

© UCLES 2010

WWW.XTREMEPAPERS.NET

۴۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو **اپنے الفاظ میں** لکھیے۔

[ہرسوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں۔]

[کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس]

ا: تعلیم یافتہ اور ہنرمند میں کیا فرق ہے؟ [2]

ب: پاکستانی ائیرلائن کیا کردار ادا کرسکتی ہے اور کیوں؟ [2]

ج: ملک کی ترقی پر ہجرت کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟ [3]

د: ہسپتالوں اور سکولوں کی مثال سے مصنف کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے؟ [2]

ر: مصنف نے اس مسئلے کے حل کے لیے کس قسم کی دو مختلف تجاویز پیش کی ہیں؟ [2]

س: سفارت خانوں کے کردار کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اور کیوں؟ [4]

[Total: 15 + 5 for language = 20 marks]

۵۔ (الف) دونوں اقتباسات کی روشنی میں ہجرت کرنے والوں کے حوالے سے قومی اور ذاتی مفاد کی کشمکش کا موازنہ کیجیے۔ [10]

۵۔ (ب) کیا آپ اپنا وطن چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں رہنا پسند کریں گے اور کیوں؟ [5]

سوال کے دونوں حصّوں کے جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے۔

[اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں: [5]]

[Total: 15 + 5 for language = 20 marks]

© UCLES 2010

WWW.XTREMEPAPERS.NET

BLANK PAGE

WWW.XTREMEPAPERS.NET

BLANK PAGE

© UCLES 2010

WWW.XTREMEPAPERS.NET

BLANK PAGE

Copyright Acknowledgements:

Passages 1 & 2: © Falaq A.S Hamirani; www.chitraltimes.com; 29 July 2008.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

WWW.XTREMEPAPERS.NET